منگل
18- جولائی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 160 منگل- 19 صفر- 1416ھ' 18 وفا 1374ہش' 18 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر ایک نہ ایک دن دنیا کی لذتوں کو چھوڑنا ہے

یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہئے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذات کے ناجائز طریق حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا۔ اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پرواہ نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی۔ پس دنیا اور اس کی راحتوں کو زندگی کے منجملہ اسباب سے سمجھو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذریعہ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے کے دو راہ ہیں۔ ایک تو زہد نفس کشی اور مجاہدات کا ہے اور دوسرا قضاء و قدر کا۔ لیکن مجاہدات سے اس راہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ اس میں انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو مجروح اور خستہ کرنا پڑتا ہے۔ عام طبائع بہت کم اس پر قادر ہوتی ہیں کہ وہ دیدہ و دانستہ تکلیف جھیلیں۔ لیکن قضاء و قدر کی طرف سے جو واقعات اور حادثات انسان پر آکر پڑتے ہیں وہ ناگہانی ہوتے ہیں اور جب آپڑتے ہیں تو قہر درویش بر جان درویش ان کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے جو کہ اس کے تزکیہ نفس کا باعث ہو جاتا ہے جیسے (خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والوں) کو دیکھو کہ جنگ کے بیچ میں لڑتے لڑتے جب مارے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے نزدیک کس قدر اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہ درجات قرب بھی ان کو قضاء و قدر سے ہی ملتے ہیں' ورنہ اگر تنہائی میں ان کو اپنی گردنیں کاٹنی پڑیں تو شاید بہت تھوڑے ایسے نکلیں جو (جان قربان کریں) اسی لئے اللہ تعالیٰ غرباء کو بشارت دیتا ہے۔ (-) کہ قضا و قدر کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پہنچتے ہیں اور پھر وہ صبر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی عنائتیں اور رحمتیں ان کے شامل حال ہوتی ہیں' کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت ملتا ہے' لیکن امراء کو یہ کہاں نصیب۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 88)

جنازہ غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۲۳- جون ۱۹۹۵ء بروز جمعہ بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل احباب و خواتین کے جنازہ غائب پڑھائے۔

۱- محترمہ صاجزادی نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاجزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (وفات یافتہ) ربوہ
۲- مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ
۳- مکرمہ امتہ الرفیق ایاز صاحبہ اہلیہ مولانا غلام حسین صاحب ایاز (وفات یافتہ) مربی سنگاپور
۴- مکرمہ والدہ محترم محمد اشرف اسحاق صاحب مربی امیر فجی
۵- مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف گگو منڈی شیخوپورہ
۶- مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد لطیف صاحب ہائیڈل برگ جرمنی
۷- مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ چٹاگانگ
۸- مکرم چوہدری نورالدین صاحب والد مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور
۹- مکرم سائیں عبدالرحمن صاحب درویش اسلام آباد
۱۰- مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب گھٹیالیاں سیالکوٹ
۱۱- مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپوری لاہور
۱۲- مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب کھرپانوالی گجرات
۱۳- مکرم محمد حنیف صاحب (ڈاکٹر شریف احمد کوکب کے والد)
۱۴- مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب وفات یافتہ والدہ نصرت ناصر صاحب اقبال لندن
۱۵- مکرم زاہد رشید صاحب ابن عبدالرشید صاحب (وفات یافتہ) ہمبرگ
۱۶- مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ چک R-103/6 بہاولنگر
۱۷- مکرمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ مکرم اللہ دتہ صاحب چیمہ (وفات یافتہ) ربوہ
۱۸- مکرم کیپٹن شیر محمد صاحب چک نمبر 9 ضلع منڈی بہاؤالدین
۱۹- مکرم رائے محمد اسلم خان صاحب سندھی آف

باقی صفحہ 7 پر

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو۔ معاملات کی آپ میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں۔ اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسرے کے دل پر اثر کرے۔

میں نے تو آج تک محبت سے زیادہ اثر کرنے والی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اس لئے ہماری جماعت کا بھی محبت آمیز شعار ہو جانا چاہئے کہ جب کوئی بات کرے تو ہر آدمی محسوس کرے کہ اس کے اندر اخلاص ہے اور اس کا دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔

کبھی طعنہ سے کام نہ لو۔ میرے نزدیک سچے مذہب کے پیروؤں کا دلیل کے ساتھ دوسرے پر غالب آ جانے پر ہنسنا سخت کمینگی ہے۔ کیونکہ دلیل تو خدا کی دی ہوئی چیز ہے کہ جیسے ایک جوان آدمی ایک بچہ پر ہنسے۔ دوسروں کی کمزوری تو بچوں کی طرح ہے جو آباؤ اجداد سے چلی آئی ہے۔ اس لحاظ سے ان میں ایک طبعی کمزوری ہے۔ اور دوسرے کی دی ہوئی طاقت کے باعث دوسرے کو کمزور سمجھنا شرافت کے خلاف ہے۔

پس گفتگو میں تحمل اور شیرینی پیدا کرو۔ قربانی و ایثار کا مادہ ہو۔ ہمدردی اور محبت ہو۔ طعن اور طنز و تشنیع نہ ہو۔ پھر اس کے ساتھ (دعوت الی

باقی صفحہ 7 پر

اگر انسان بدی کو خدا کی خاطر چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلہ اسے دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18- وفا 1374 ہش — 18 - جولائی 1995ء

اپنے نفس کا مطالعہ

لوگ چلتے پھرتے ٹھیک ٹھاک ہی لگتے ہیں اور ٹھیک ٹھاک ہی لگنے پر جو دوسروں کو اعتماد ہوتا ہے اسی سے معاشرہ قائم رہتا ہے اور سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں۔ بازار میں چلتے چلتے اگر کسی شخص کی مجنونانہ حرکات دیکھی جائیں تو سب لوگ ڈر جاتے ہیں۔ چھپ جاتے ہیں۔ اعتماد اٹھ جاتا ہے اور ڈر ڈر کر ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ چلتے پھرتے لوگ ٹھیک ٹھاک ہی لگتے ہیں تو اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ عام حالات میں اور آپس کے تعلقات میں یوں لگتا ہے کہ لوگ ٹھیک ٹھاک ہیں۔ لیکن اپنے گھر میں۔ اپنے بیوی بچوں سے کوئی کیا سلوک کرتا ہے یا بیوی اپنے خاوند اور بچوں سے کیا سلوک کرتی ہے۔ مرد ہے' تو انفرادی طور پر دوستوں کے متعلق کیا سوچتا ہے اور کیا رویہ اختیار کرتا ہے اور خاتون ہے تو وہ اپنی سہیلیوں کے متعلق کیسی کیسی باتیں زبان پر لاتی ہے۔ یہ انفرادی معاملہ ایسا ہے کہ جب تک اس کا مطالعہ نہ کیا جائے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عام حالات میں سب لوگ اپنے آپ کو ٹھیک ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اپنی حرکات و سکنات اپنے جذبات و احساسات کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر مطالعہ کریں تو یقیناً انہیں کہیں نہ کہیں کوئی خامی' کوئی خرابی ضرور نظر آجائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو۔ لیکن بدی کو چھوڑنا کسی کے اپنے اختیار میں نہیں۔ اس واسطے راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کے حضور دعائیں کرو۔ وہی تمہیں پیدا کرنے والا ہے پس اور کون ہے جو ان بدیوں کو دور کرے۔ نیکیوں کی توفیق تم کو دے۔ بعض لوگ کم ہمت ہوتے ہیں۔ تم ایسے مت بنو۔ کسی کی پرواہ نہ کرو۔ خواہ جذبات انسانی پہلے سے بھی زیادہ جوش ماریں پھر بھی مایوس نہ ہو۔"

اس ارشاد میں سب سے پہلی جو بات حضرت صاحب نے فرمائی ہے اور جو ہمارے لئے ایک اصول کا مقام رکھتی ہے وہ ہے اپنے نفسوں کا مطالعہ۔ اگر ہم اپنے نفسوں کا مطالعہ نہ کریں۔ تو ہم بالکل ٹھیک ٹھاک لگتے ہیں۔ جو کچھ بھی کرتے ہیں اسے ٹھیک سمجھتے ہیں اور عام حالات میں لوگ بھی ہمیں دیکھ کر یہی سمجھتے ہیں کہ ہے تو ٹھیک ٹھاک۔ کوئی اور بات ہو جو سامنے نہیں آئی تو وہ الگ بات ہے۔ پس یہ ہمارے لئے لازم ٹھہرا کہ ہم اپنے نفسوں کا مطالعہ کریں جو کچھ ہم کرتے ہیں کیوں کرتے ہیں۔ کیسے کرتے ہیں۔ کرنا چاہئے یا نہیں۔ جس وقت ہم کوئی کام کرتے ہیں یا کوئی بات کرتے ہیں اس وقت سوچنے کا موقع نہیں ہوتا۔ اس کے بعد سوچنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور اس کے بعد ہی ہماری سوچ ہمیں صحیح راستے پر لگا سکتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ رات کو سونے سے پہلے اپنے سارے دن کا جائزہ لیں۔ کیا کیا۔ کس طرح کیا۔ کیوں کیا کیا کچھ نہیں کر سکے۔ کر سکتے تھے کون سی بات مانع ہوگئی۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً کئی باتیں ہمارے سامنے آئیں گی جو کرتے وقت تو ٹھیک لگتی تھیں لیکن جب ان کا مطالعہ کیا گیا۔ جب ان پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بدی کے زمرے میں شامل ہیں۔ ان سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اور ان سے بچنے کے لئے لازمی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں جیسے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ بدی کو چھوڑنا بھی اپنے اختیار میں نہیں ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں مطالعہ کی توفیق دے یعنی اپنے نفسوں کے متعلق اور ہماری بدیوں کو ہم سے دور رکھے کیونکہ وہی ایسا کر سکتا ہے۔

کون بڑا ہے کون ہے چھوٹا کس کو ہے پہچان
آنکھوں دیکھا حال تو یہ ہے ہم سب ہیں انسان
پھر بھی ہیں کچھ لوگ وڈیرے کچھ مزدور اور ہاری
تو یہ جھیڑے جھانجھے چھوڑ' اللہ سے مانگ ایمان

ابو الاقبال

آوارگیٔ راہِ جنوں

صیّاد کا ڈر ہے۔ کبھی بجلی کا خطر ہے
آ دیکھ مِرے حال پہ کِس کِس کی نظر ہے

دِل میں ہے مرے ماہ جبینوں کا تصوّر
یہ خانۂ تاریک مِرا۔ چاند نگر ہے

کچھ جھُوٹ نہیں ہے ترا اندازِ تغافل
یہ بات بھی سچ ہے کہ تجھے میری خبر ہے

محروم ہے کرنوں سے مِرا گوشۂ زنداں
جاگی ہوئی آنکھیں ہیں تو خوابیدہ سحر ہے

لرزاں ہیں بڑی دیر سے بنیاد کے پتھر
گرتی ہوئی دیوار میں بھی کتنا اثر ہے

آوارگیٔ راہِ جنوں کس کو میسّر
ہر شخص کی قسمت میں کہاں سوزِ سفر ہے

یوں آتی ہے خوشبوئے وفا تیری گلی میں
جیسے یہ محبت کی کوئی راہ گزر ہے

اک خواب سا دیکھا ہے مِرے دیدہ و دل نے
پھولوں کی قباؤں پہ شراروں کی نظر ہے

ثاقبؔ بڑی توقیر ہے اس ضبطِ وفا میں
ہر اشک جو آنکھوں سے نہ ٹپکے وہ گہُر ہے

ثاقب زیروی

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

آنکہ آویزد بہ مستانِ خدا
خصمِ اُو گردد جنابِ کبریا!

جو شخص خدا کے عاشقوں سے الجھتا ہے۔ تو جنابِ الٰہی خود اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

دستِ حق تائیدِ ایں مستاں کند
چوں کسے بادستِ حق دستاں کند

خدا کا ہاتھ ان عاشقوں کی مدد کرتا ہے جب کوئی ان کے ساتھ مکر و فریب کرتا ہے

منزلِ شاں برتر از صد آسماں
بس نہاں اندر نہاں اندر نہاں

ان کا مقام سینکڑوں آسمانوں سے بھی بلند ہے اور وہ تو مخفی در مخفی ہیں

پافشردہ در وفائے دلبرے
واز سرش بر خاک افتادہ سرے

اپنے دلبر کی وفاداری میں پاؤں توڑ کر بیٹھ گئے ہیں اور اس کے عشق میں ان کا سر خاک پر پڑا ہے

جانِ خود را سوختہ بہرِ نگار
زندہ گشتہ بعد مرگِ صد ہزار

اس نگار کی خاطر انہوں نے اپنی جان کو جلا دیا۔ اور لاکھوں موتوں کے بعد زندہ ہوئے ہیں

صاحبِ چشم اند آنجا بے تمیز
چشمِ کوراں خود نباشد ہیچ چیز

اس جگہ تو اہلِ نظر کو بھی تمیز نہیں رہتی۔ آنکھ کے اندھوں کی وہاں بھلا کیا حقیقت ہے

روئے شاں آں آفتابے کاندر آں
چشمِ مرداں خیرہ ہم چوں شپّراں

ان کا چہرہ ایسا سورج ہے کہ اس کی روشنی میں مردوں کی آنکھیں بھی چمگادڑ کی طرح خیرہ ہو جاتی ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خدا تعالیٰ کے عاشقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کہ جو شخص بھی خدا کے عاشقوں سے لڑتا جھگڑتا ہے اور بات بات پر الجھتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ ان عاشقوں کو ان کا جواب دینا پڑے اللہ تعالیٰ خود ان مخالف لوگوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اپنے عاشق کو بچالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی جو اس کی راہ میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ اس کی محبت میں مستی کا رنگ دکھاتے ہیں۔ جب ان کے ساتھ کوئی شخص مکر و فریب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود ان کا حامی و مددگار ہو جاتا ہے۔ اور مکر و فریب سے بچالیتا ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عشاق کا مقام تو سینکڑوں آسمانوں سے بھی بلند ہے۔ یعنی بہت ہی بلند ہے۔ اور انہیں تو سمجھنا بھی آسان نہیں کیونکہ وہ تو مخفی در مخفی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں پہچانتا ہے اور انہیں جانتا ہے۔ اور ان کے وجودوں کو ہر طرح کی مشکلات سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہ اسی کی راہ میں بیٹھ گئے ہیں۔ وہ کہیں اور نہیں جانا چاہتے ایسے لگتا ہے جیسے کوئی پاؤں توڑ کر بیٹھ گیا ہو یعنی اس کی راہ میں وفاداری کی صورت میں اس طرح بیٹھے ہیں کہ اب وہاں سے اٹھ کر کہیں اور جانے کا نام نہیں لیں گے۔ اور اس کی محبت میں ان کا سر خاک پر پڑا ہوا ہے۔ یہ ان کی انکساری اور ان کے عجز کی دلیل ہے۔ انہوں نے یعنی ان عشاق نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر جلا کر رکھ دیا ہے۔ ہر وقت اسی کا ذکر۔ ہر وقت اسی کی یاد۔ در حقیقت یہ ایسے لوگ ہیں جنہیں لاکھوں موتوں کے بعد ایک زندگی نصیب ہوئی ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو بڑے خردمند سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ چیزوں کو خوب پہچان لیتے ہیں وہ بھی ان لوگوں کو آسانی سے پہچان نہیں سکتے۔ اور جو آنکھ کی بصارت سے محروم ہیں وہ تو پہچان ہی نہیں سکتے۔ یہاں آنکھ کی بصارت سے محروم ہونے کا اصل مطلب یہ ہے کہ جن کے ہاں بصیرت نہیں ہے۔ کیونکہ نیکی اور بدی کو پہچاننے سے انسان کی جسمانی آنکھوں کا کوئی تعلق نہیں۔ اس بات کا دل سے تعلق ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ جو خدا تعالیٰ کے عاشق ہیں۔ ان کے چہروں پر ایسی روشنی ہے کہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سورج جیسی ہے۔ جس طرح سورج کی طرف انسان دیکھ نہیں سکتا اس طرح ان کی طرف بھی آسانی سے دیکھا نہیں جا سکتا۔ اور دیکھنے والوں کی آنکھیں چمگادڑ کی طرح اندھی ہو جاتی ہے۔ یعنی وقتی طور پر انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے عشاق کا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں ان عشاق میں شامل فرمالے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان موٹی موٹی بدیوں کی تو بآسانی چھوڑ بھی دیتا ہے۔ مگر بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اول تو انسان کو ان کا علم ہی مشکل سے ہو سکتا ہے پھر اگر علم ہو بھی جاوے تو ان کا چھوڑنا اور بھی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ تپ محرقہ اگرچہ سخت تپ ہے مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہو سکتا ہے۔ مگر تپ دق جو اندر ہی اندر کھا رہا ہے اس کا علاج بہت مشکل ہے۔ اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں۔ جو انسان کو بڑے بڑے فضائل کے حاصل کرنے سے محروم کر دیتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں۔ اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض۔ کینہ۔ حسد۔ ریا۔ تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے۔ یا اگر چند روز (عبادت) سنوار کر کرلی اور لوگوں نے اس کی تعریف شروع کی تو ریاء اور عجب۔ خود پسندی اور نمود پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اصلی غرض جو اخلاص تھی جاتی رہتی ہے۔ اور اگر اللہ جلشانہ نے اس کو دولت یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت یا عزت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے دوسرے بھائی کو (جس کو یہ باتیں میسر نہیں) حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔ اور اپنے کسی بھائی سے ضد یا عداوت ہو گئی ہے تو اس کی عیب جوئی پر حریص ہو جاتا ہے پھر تو رات دن اس کی عیب چینی میں گزرتی ہے۔ یا کسی کے قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے بھائی کے عیب اس کے آگے بیان کرتا ہے۔ تاکہ اس کو نکال کر وہ منصب ضرور حاصل کرے۔ حالانکہ وہ عیب خود اس میں موجود ہوتے ہیں۔ یہی وہ باریک بدیاں ہیں جن کا ترک کرنا مشکل ہے۔ ایسے ہی تکبر بھی ہے۔ اور وہ مختلف رنگوں میں ہوتا ہے۔ کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح علماء علم کے رنگ میں اس میں گرفتار ہیں۔ علمی طور پر دوسرے عالم کی نکتہ چینی کرکے اس کو نقصان پہنچانا۔ ذلیل کرنا اور لوگوں کی نظر سے اس کو گرانا چاہتے ہیں۔ رات دن اس کے عیبوں کی جستجو میں رہتے ہیں۔ اس قسم کی باریک بدیوں کا دور کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ مگر (دینی تعلیم) ان باتوں کو جائز نہیں رکھتی۔ ان بدیوں میں صرف عوام ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ بھی مبتلا پائے جاتے ہیں جو متعارف اور موٹی موٹی بدیاں نہیں کرتے۔ بلکہ عالم فاضل اور خواص سمجھے جاتے ہیں۔ ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک بات ہے۔ جب تک ان بدیوں کی ظلمت سے نجات حاصل نہ کرے تزکیہ نفس کامل طور پر حاصل نہیں ہوتا۔ اور انسان ان انعامات اور کمالات کا وارث نہیں بن سکتا جو تزکیہ نفس کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور سے ملا کرتے ہیں بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ انہوں نے ان اخلاقی بدیوں سے خلاصی پالی ہے۔ لیکن جب کبھی کوئی موقعہ آجاتا ہے اور کسی آدمی سے مقابلہ ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کو بڑا جوش آجاتا ہے۔ اپنے تعلّی اور کبر کے خیال کو دبا نہیں سکتا۔ پھر وہ گند اس سے ظاہر ہوتے ہیں جن کا وہم و گمان بھی اس پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی اس نے خلاصی نہیں پائی۔ اور ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ اور وہ تزکیہ نفس جو صلحاء کو حاصل ہوتا ہے جو اصل کمال کی علامت ہے میسر نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے۔ اور اللہ جل شانہ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی وہی تین پہلو ہیں جو ابھی ذکر ہوئے۔ یعنی اول مجاہدہ اور تدبیر دوم دعا۔ سوئم صحبت صادقین۔

☆ "ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شادی کی تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کے ایک بیٹے کی شادی کی تقریب کے سلسلہ میں ذیل کا مضمون رقم فرمایا۔

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ' ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تیسرے اور سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم شریف احمد صاحب کا رشتہ عزیزہ فرزانہ تسنیم (صاحبہ) ہمشیرہ مکرم رشید الدین صاحب ابن میاں مبارک دین صاحب (وفات یافتہ) ملتان شہر سے طے پایا۔ خاکسار جب گزشتہ سال ماہ ستمبر میں کلکتہ دورہ پر گیا تھا تو سیٹھ صاحب نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ میں اپنے بچے کی شادی قادیان میں کرنی چاہتا ہوں۔

محترم سیٹھ صاحب یہ شادی کلکتہ اسی طرح چنیوٹ میں بھی کر سکتے تھے۔ لیکن آپ نے صرف اسی جذبے کے تحت کہ ایک تو یہ شادی قادیان کی (-) بستی میں ہو تو بہت مبارک ہو گی اور دوسرے اپنے درویش بھائیوں اور بہنوں اور عزیزوں کے درمیان جن کا ہمیشہ آپ بہت خیال فرماتے ہیں۔ اس تقریب کو منعقد کرنا پسند فرماتے تھے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ محترم سیٹھ صاحب کو قادیان میں یہ شادی کر کے بے پایاں مسرت حاصل ہوئی اور درویش احباب بھی اس خوشی میں پوری طرح شریک ہوئے۔

چنانچہ اس سلسلے میں ضروری امور کی تکمیل کے بعد پاکستان سے لڑکی والوں کا قافلہ جو چھ افراد پر مشتمل تھا میاں رشید الدین صاحب ابن مبارک دین صاحب (وفات یافتہ) کے ساتھ اور کلکتہ سے انیس افراد کا قافلہ محترم محمد صدیق کے ساتھ مورخہ ۱۶- اپریل ۶۳ء کو قادیان وارد ہوا۔ اور مورخہ ۲۱- اپریل ۶۳ء کو بروز اتوار محترم مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد عصر بیت اقصیٰ میں تقریباً تمام درویشان مرد و زن کی موجودگی میں عزیز شریف احمد صاحب بانی کا اعلان نکاح عزیزہ فرزانہ تسنیم (صاحبہ) کے ساتھ کیا۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے باندھا گیا۔

محترم مولوی صاحب نے آیات (-) تلاوت کے بعد ان کی حسب موقع تشریح کرتے ہوئے میاں بیوی کے تعلقات ان کے فرائض اور ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ دین حق نے نکاح کو ایک مقدس عہد قرار دیا ہے۔ جس کو تاحیات حسن و خوبی سے نباہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ آخر میں ایک لمبی پرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہ تمام درویشان نے باری باری محترم سیٹھ صاحب کو نکاح کی مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اگلے روز ۲۲- اپریل ۱۹۶۳ء بعد عصر رخصتانے کی تقریب عمل میں آئی جس میں ہر دو خاندانوں کی طرف سے جملہ درویش مردوں عورتوں اور بچوں کو اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ درویشان کرام کا ایک حصہ خاکسار کے ساتھ برات میں شامل ہوا جبکہ باقی دوستوں نے محترم مولانا مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل کی معیت میں لڑکی والوں کے ساتھ مل کر برات کا استقبال کیا۔ محترم سیٹھ صاحب کا قیام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مردانہ حصہ مکان میں رہا اس جگہ سے بعد عصر وقت مقررہ پر برات کا روانہ ہونا قرار پایا۔ چنانچہ برات میں شامل احباب بڑے ذوق شوق سے جمع ہوئے۔ روانگی سے قبل حافظ عبدالرحمان صاحب درویش نے (کلام الٰہی پڑھا) مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منظوم کلام "محمود کی آمین" سے حسب موقعہ چند دعائیہ اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ بعدہ خاکسار نے دعا کی اہمیت روحانی نقطہ نگاہ سے اس کی قدر و قیمت و منزلت پر مختصر تقریر کی اور پھر اجتماعی دعا ہوئی۔

بعد دعا محترم سیٹھ صاحب کی معیت میں دولہا کو لے کر ساڑھے پانچ بجے کے قریب برات روانہ ہوئی جو تحریک جدید کے پرانے دفتر والی گلی سے احمدیہ چوک سے ہو کر بیت مبارک کے بڑے گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ مکرم میاں رشید الدین صاحب آف ملتان اور محترم مولانا عبدالرحمان فاضل نے درویشان کی ایک بڑی جمعیت کے ساتھ بیت مبارک کے بڑے گیٹ پر بارات کا استقبال کیا محترم سیٹھ صاحب اور ان کے بیٹے میاں شریف احمد صاحب بانی (دولہا میاں) اور برات کے دیگر سرکردہ افراد کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور بڑے تپاک سے بارات کو بیت مبارک لے جایا گیا۔ جہاں شادی کی محفل کے انعقاد کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس پر مسرت محفل کا بھی کلام الٰہی پڑھنے سے آغاز ہوا جو مکرم حافظ الہ دین صاحب نے کی۔ مکرم حافظ عبدالرحمان صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" سے ایک لمبا حصہ جو حمد باری تعالیٰ اور پُر درد دعاؤں پر مشتمل ہے خوش الحانی سے سنایا۔ دوسرے نمبر پر مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے بھی حسب موقعہ ایک اچھی نظم پڑھ کر سنائی۔

بعدہ خاکسار نے بتایا کہ محترم سیٹھ صاحب نے کس طرح اس پر مسرت تقریب کو درویشان کرام کے اندر قادیان کی (-) بستی میں منانے کی خواہش کی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس کے سامان کر دیئے۔ پھر محترم سیٹھ صاحب کی سلسلہ اور درویشان قادیان سے خلوص محبت کا نتیجہ ہے کہ آج شادی کی یہ تقریب اسی جگہ منائی جا رہی ہے جس کی نسبت (-) اور یہ پہلی شادی کی تقریب ہے جو بیت مبارک میں اس طرح پر منائی گئی۔ خدا تعالیٰ اس کو ہر رنگ میں بابرکت کرے اور اس عقد کے نتیجہ میں ایک نیک اور خادم دین نسل چلائے۔ اور سیٹھ صاحب کے گھر کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے بھر دے۔

دوسرے نمبر پر مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے میاں رشید الدین صاحب آف ملتان کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اگرچہ جانبین نے اپنے اصل مقامات سے دور شادی کی تقریب منائی ہے لیکن روحانی پہلو سے یہ چیز ان کے لئے دلی تسکین اور راحت کا سبب ہو گئی ہے۔ بالآخر احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ پھر ایک لمبی پرسوز اجتماعی دعا کی گئی۔

میاں رشید الدین صاحب آف ملتان (حضرت ام متین صاحبہ) والے مکان میں ٹھہرائے گئے تھے اس لئے ان کی طرف سے رخصتانے کی تقریب الدار میں مخصوص طور پر حضرت اماں جان کے بالائی حصے میں منائی گئی۔ وہیں دلہن کو بٹھایا گیا اور مقامی مستورات جمع ہوئیں۔ اور اسی جگہ سے خلوص اور محبت کے ساتھ بچی کو رخصت کیا گیا۔ دلہن کو ڈولی میں بٹھا کر دولہا کی قیام گاہ (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) کے مردانہ حصہ مکان تک لے جایا گیا۔ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔

شادی کے اگلے روز مورخہ ۲۳- اپریل ۱۹۶۳ء کو محترم سیٹھ صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں بلا استثناء قادیان کی تمام احمدی آبادی نیز باہر سے آئے ہوئے مہمان .... مدعو تھے علاوہ ازیں پچیس........ معززین شہر نے بھی شرکت کی چونکہ ایک جگہ بٹھا کر ان تمام افراد کے کھانے کا انتظام ممکن نہ تھا۔ اس لئے مستورات اور بچوں کا کھانا نہایت وقار اور تنظیم کے ساتھ ان کے گھروں میں پہنچایا گیا۔ اور مردوں کو نصرت گرلز سکول کے صحن میں بعد مغرب کھانا کھلایا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اس سے نیک اور خادم دین نسل چلائے۔

محترم سیٹھ صاحب موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کے علاوہ اپنی برادری کے رواج کے مطابق تمام درویش بھائیوں اور بہنوں کو اپنا روحانی رشتہ دار سمجھتے ہوئے ان کی خدمت میں پارچات کا تحفہ پیش کیا۔ نیز تمام گھروں میں مٹھائی تقسیم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے۔

محترم سیٹھ صاحب موصوف نے مجھ سے اپنے بچے کی شادی کے سلسلے میں انتظام کرنے کی بھی خواہش فرمائی تھی اور باوجود اس کے کہ مجھے ان ایام میں ربوہ جانا بھی ضروری تھا میں اس شادی کے اختتام تک اس غرض سے قادیان میں رکا رہا۔ اس سلسلے میں جملہ انتظامات سرانجام دینے میں میرے ساتھ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل' مکرم چوہدری فیض احمد صاحب اور مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل نے ہفتہ عشرہ تک کافی وقت صرف کر کے بلکہ بعض ایام میں سارا سارا دن صرف کر کے متعلقہ کاموں کی وقت سے پہلے تکمیل کر دی۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب نے اپنا رہائشی مکان (یعنی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مردانہ حصہ مکان) محترم سیٹھ صاحب کی سہولت کی خاطر بخوشی خالی کر دیا۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے بھی مختلف انتظامی معاملات میں مخلصانہ تعاون دیا۔ نیز اول الذکر ہر سہ احباب کے علاوہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر مستری محمد حسین صاحب چوہدری عبدالقدیر صاحب بورڈران مدرسہ احمدیہ اور درویشان میں سے ان تمام احباب نے جنہیں مختلف کام سپرد کئے گئے تھے مجھ سے پورا تعاون کیا۔ اور بڑی عمدگی سے اپنے مفوضہ کاموں کو سرانجام دیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قریباً اکثر درویشان نے کسی نہ کسی رنگ میں اس تقریب کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ یہ شادی کسی غیر کی نہیں بلکہ اپنے عزیز اور روحانی رشتہ دار کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہتر جزا دے۔

محترم سیٹھ صاحب موصوف نے اس خوشی کی تقریب میں مبلغ سات صد روپے اخبار بدر کے پرچوں کے لئے عنایت فرمائے ہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ اس میں سے پچاس پرچے ان کی طرف سے مختلف لائبریریوں اور زیر دعوت الی اللہ غیر از جماعت افراد وغیرہ کے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیئے جائیں۔ اور ایک سو پرچے ایسے افراد کے نام جاری کئے جائیں جو اخبار کی پوری قیمت یعنی سات روپے سالانہ چندہ دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ایسے افراد سے نصف قیمت وصول کر کے اور نصف قیمت محترم سیٹھ صاحب کی طرف سے ادا کر کے ایک سو پرچے جاری کر دیئے جائیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے۔

(یہ مضمون بدر ۲۵- اپریل ۱۹۶۳ء زیر عنوان "ایک مخلص دوست کے بیٹے کی قادیان میں شادی کی تقریب" شائع ہوا۔)

○ "بچپن ہی سے ان واقفین (نو) کو جنرل نالج بڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف — مولانا عبدالباسط شاہد

کتاب الآداب

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"(سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) میں پھر اقرار کرتا ہوں کہ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) اللہ تعالیٰ نے اپنے محض فضل و رحم سے مجھے اس عمر میں جبکہ میری عمر ۸۰ سال ہو رہی ہے توفیق دی کہ جو قلم میں نے مسلسل ۱۸۹۷ء سے خدمت سلسلہ کے مقصد نیک سے ہاتھ میں لیا تھا اس وقت تک کسی نہ کسی رنگ میں چل رہا ہے۔ میں اس کے فضل و رحم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ آخری وقت تک توفیق دے گا۔ حضرت عرفانی صاحب کا اس سے بہتر تعارف اور کیا ہو گا۔ سلسلہ کی خدمت کے نیک مقصد میں آپ کا قلم مسلسل حرکت میں رہا اور بہت سی مفید و موثر علمی تربیتی اور تاریخی کتب کی تخلیق کا باعث بنا۔ آپ اپنی نہایت مفید تصنیف "کتاب الآداب" کے تعارف کے طور پر تحریر فرماتے ہیں۔

"چالیس سال سے زیادہ عرصہ ہوا میں نے تہذیب کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ سلسلہ آداب و اخلاق میں شائع کیا تھا۔ جس میں بشری اور طبعی ضرورتوں کے آداب کو احادیث کی روشنی میں پیش کیا تھا۔ ارادہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے رسائل کی صورت میں اس کی تکمیل کروں مگر علم الٰہی میں اس کے لئے وہ وقت نہ تھا اس لئے ایک رسالہ کے بعد میں کچھ نہ لکھ سکا۔ بعض دوستوں نے مضحکہ بھی اڑایا کہ وہ کسی مضمون پر لکھنے کا اعلان کرتا ہے اور پھر خاموش ہو جاتا ہے۔ مجھے ایسے معترضین پر ہمیشہ رحم آیا کہ وہ خود کچھ نہیں کر سکتے اور اس کوچہ سے ناواقف ہیں۔ بہرحال اب اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عمر میں جبکہ محنت کی طاقت ختم ہو رہی ہے توفیق بخشی کہ اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے قلم اٹھاؤں۔ اور میں اس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اس موضوع پر آغاز تحریر کرتا ہوں اور اس ابتدائی بیان میں اس امر کا اظہار بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آداب و اخلاق دو جداگانہ اعمال ہیں...... اس بحث کے بعد میں عملی زندگی کے آداب پر بحث کرنے کی اپنے علم و فہم کے مطابق کوشش کروں گا۔ اسے مفید و بابرکت بنانا اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم پر موقوف ہے۔

اس کتاب کے بعض ذیلی عنوان درج ذیل ہیں۔

آداب یا ایٹی کیٹ۔ فطری و طبعی ضرورتوں کے آداب۔ کھانے پینے کے آداب۔ دوسری فطری ضروریات کے آداب۔ (طہارت وغیرہ) تیسری طبعی ضرورت کے آداب (نیند)۔ تمدنی ضروریات کے آداب۔ آداب مجلس۔ آداب ملاقات۔ آداب الکلام۔ شہریت کے آداب۔ متفرق آداب۔

مذکورہ بالا عنوانوں سے ظاہر ہے کہ روزمرہ سے تعلق رکھنے والے ارشادات کا یہ ایک حسین مرقع و مجموعہ ہے۔

یہ پیاری کتاب جو قریباً اڑھائی سو صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ پر ایسی ہدایات اور رہنمائی پیش کرتی ہے جو انسان کی بہتر زندگی گزارنے کی ضمانت اور خدا تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی کے حصول کا باعث ہے۔

مغربی اقوام اور کلام الٰہی کا معیار لباس کے عنوان کے تحت حضرت عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مغربی اقوام نے جنہیں اپنی تہذیب و تمدن پر ناز ہے۔ لباس کو محض فیشن یا زینت کا ذریعہ بنایا۔ کلام اللہ اس کی زینت کے پہلو نظر انداز نہیں کرتا مگر وہ اس زینت کی اجازت نہیں دیتا جو ستر پوشی اور تقویٰ کی باریک سے باریک رعائیتوں سے عاری ہو۔ اسے خوب یاد رکھو کہ کلام الٰہی محض ستر پوشی یا زینت مقصد قرار نہیں دیتا بلکہ وہ کہتا ہے (تقویٰ کا لباس بہتر ہے) زینت اور ستر پوشی اس کے جسمانی پہلو ہیں اس کی اصل غرض تقویٰ اللہ ہے اس لئے جس لباس سے یہ مقصد حاصل نہ ہو خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا ہو اور کیسا ہی خوبصورت ہو وہ نگاہ تقویٰ میں عریانی ہے۔ یہاں کلام الٰہی نے فلسفہ لباس کے متعلق ایک اصل تعلیم فرمایا۔ ایک دوسرے مقام پر اس کی نہایت لطیف صراحت فرماتا ہے چنانچہ عورت کے متعلق فرماتا ہے...... عورتیں تمہاری لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ غور کرو کس لطیف پیرایہ میں عفت اور احسان کی تعلیم دی ہے اور لباس کے مقصد تقویٰ کی طرف متوجہ کیا ہے۔

میں اس کتاب کو لکھ رہا ہوں اور ہر مرحلہ پر میں اپنے آپ کو بے بس پاتا ہوں۔ کلام الٰہی کے حقائق و معارف کا ایک بے پایاں سمندر میرے سامنے ہوتا ہے اور میں اس میں سے ایک چلو کے برابر بھی نہیں لے سکتا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ایک قطرہ سے بھی کم۔

بقیہ صفحہ 6

سلطنت کا استحکام۔ ریفرینڈم ڈے کے موقعہ پر جس کا اہتمام صوبہ سرحد میں پاکستان مسلم لیگ جونیجو گروپ نے کیا تھا۔ چٹھہ صاحب نے کہا کہ مسلم لیگ کسی ایک شخص کی ذاتی ملکیت نہیں ہے۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ سیاست دانوں نے ملک کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ اخبارات اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو ہر جگہ روپے کے غبن کرپشن اور سکینڈلز نظر آئیں گے۔ جہاں تک سیاست دانوں کے احتساب کا تعلق ہے یہ افسر شاہی کا کام نہیں نہ ہی پولیس اور عدالت صحیح طور پر ایسا کر سکتی ہے۔ یہ دراصل عوام الناس کا کام ہے جو سیاست دانوں کی غلطیوں کو پکڑ کر ان کا محاسبہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دو تین انتخابات ہو جائیں تو گھپلا کرنے والے سیاست دانوں کے لئے جگہ نہیں رہے گی۔

OOO

ایک مکتوب

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک خط مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کے نام۔ یہ خط نیویارک سے ۲۴ ستمبر ۱۹۷۱ء کو لکھا گیا۔

اللہ کے نام اور سلام و دعا کے بعد آپ نے تحریر کیا۔

برادرم مکرم۔

آپ کے دونوں والا نامے ۱۵۔ اور ۱۶ ستمبر کے لکھے ہوئے ہیگ سے ہو کر ابھی یہاں ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔

خاکسار ۱۶۔ کی شام کو ہیگ سے لندن چلا گیا تھا۔ اور ۲۹ کی شام کو لندن سے یہاں آگیا۔ ۴۔ اکتوبر کو یہاں سے لندن جانے کا ارادہ ہے ۵-۶۔ کو ویلز یونیورسٹی میں تقریریں ہیں۔ ۷۔ ۱۰۔ لندن۔ ۸ جمعہ ہے ۹۔ بارگنگ جماعت نے بلایا ہے۔ ۱۰ جلنگھم جانے کا ارادہ ہے ممکن ہے ۹۔ جلنگھم اور ۱۰' بارگنگ کی تجویز ہو جائے اور گیارہ اللہ نے چاہا تو ہیگ واپسی ہو گی۔

خاکسار نے جماعت ہائے احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے مختصر کوائف آپ کی خدمت میں ارسال کئے تھے۔ امید ہے وہ عریضہ اپنے وقت پر مل گیا ہو گا۔

مکرم میاں مظفر احمد صاحب پر قاتلانہ حملے کی اطلاع ملنے پر نہایت قلق ہوا۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت پر شکر سے دل لبریز ہوا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ ان کے لئے دعا تو خاکسار کا معمول پہلے سے تھا۔ اس خبر کے سننے سے لے کر متواتر ان کی کامل تندرستی اور حفاظت کے لئے بھی دعا کی تحریک بفضل اللہ ملتی ہے۔ خاکسار کی طرف سے (حضرت صاحب) کی خدمت میں گہری ہمدردی کا اظہار گزارش کر دیں۔ حضرت صاحب کو بہت پریشانی رہی ہو گی۔

ترجمے کا کام بفضل اللہ اپنی رفتار پر جاری ہے۔ دعا کے لئے عرض کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین' والسلام

خاکسار

ظفر اللہ خاں

میرا خاندان

مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ سے لکھتے ہیں۔

مکرم برادرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ آپ کی نئی تجویز "میرا خاندان" کا سلسلہ شروع ہونے پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ نیز شکریہ کہ آپ نے ہمارے خاندان کے تعارف کو اولیت دی ہے۔ اس نئے کالم پر دوستوں کے تاثرات بہت اچھے ہیں۔

اس سلسلے میں میں مزید یہ دوستوں کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ۔

۱۔ میرے والد صاحب مکرم قمرالدین صاحب کو ۱۹۰۲ء میں جماعت میں شامل ہو کر رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

۲۔ میرے بڑے بھائی مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر کراچی میں گزشتہ ۳۰ سال سے جماعت کے سیکرٹری رشتہ ناطہ چلے آ رہے ہیں اور ان کو اس سلسلہ میں کامیاب خدمت سر انجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔

۳۔ ہمارے کزن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب برادرم مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کو ۱۹۴۷ء سے ہی قادیان میں درویشی کی سعادت حاصل ہے۔ گویا قادیان کے ابتدائی درویشوں میں وہ شامل ہیں۔

۴۔ ایم ٹی اے کے باقاعدہ خادمین میں میرے بھتیجے عزیزم عبدالحفیظ کھوکھر اور عزیزم عبدالماجد طاہر شامل ہیں ہفتہ میں کئی بار ایم ٹی اے پر نظر آتے ہیں۔

۵۔ مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ میری بھانجی کے میاں ہیں۔

افغانستان کا بحران

بتایا گیا ہے کہ اگلے ہفتے اقوام متحدہ کے خصوصی مشن برائے افغانستان کے سفیر محمود میستری پھر افغانستان آئیں گے تاکہ امن کے قیام کے سلسلے میں جو کوششیں ہوتی رہی ہیں ان کو جاری رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دیگر اسلامی ممالک کی اہم شخصیتوں کے اور اسی طرح تنظیم اسلامی کانفرنس کے راہنماؤں سے بھی ملیں گے۔ محمود میستری افغانیوں پر ان کے مسائل واضح کر کے انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کریں گے کہ جب تک تمام دھڑے مل جل کر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس وقت تک افغانستان میں کوئی مستحکم حکومت نہیں بن سکتی۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربرینکا کا سقوط

بوسنیا میں ایک اور داستان رنج والم رقم کر دی گئی ہے۔ اس حرماں نصیب علاقے کو عرصہ تین سال سے جنگ کے خوفناک شعلوں کا سامنا ہے جس میں لاکھوں افراد خاکستر ہو چکے ہیں۔ لاکھوں بے گھر ہیں اور ابھی مزید ہزاروں اس ستم کا شکار ہونے والے ہیں۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بوسنیا میں مسلمانوں کے تحفظ دینے اور سرب حملہ آوروں سے ان کو روکنے کے لئے بعض محفوظ علاقے قائم کئے تھے۔ جن کے بارے میں سربوں نے بھی یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ ان پر حملہ نہیں کریں گے۔ لیکن حال ہی میں سربوں نے محفوظ علاقے سربرینکا کی طرف فوج کشی کی۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ سربوں کی پیش رفت کی خبریں دیتے رہے۔ سربرینکا اقوام متحدہ کی طرف سے محفوظ قرار دیا گیا علاقہ ہے۔ اس کے شمال اور جنوب میں اقوام متحدہ کی چوکیاں قائم ہیں۔ جب سربوں نے اس علاقے پر حملہ آور ہونا چاہا تو اقوام متحدہ کی طرف سے دھمکی دی گئی کہ اس پر نیٹو کے طیاروں کی طرف سے حملہ کیا جائے گا۔ مگر سرب اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ خالی خولی دھمکی ہے۔ ماضی میں نیٹو کے طیاروں نے کہنے کو تو حملے کئے ہیں مگر وہ مسلمان آبادی کی اشک اشوئی سے زیادہ کچھ نہ تھا۔ یہ حملے اتنے معمولی اور پھس پھسے تھے کہ جارح سربوں پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا تھا۔

یہی اس دفعہ ہوا حملوں کے باوجود سرب بڑھتے گئے۔ اقوام متحدہ کی نام نہاد چوکیوں نے بھی ان کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن اقوام متحدہ کی امن فوج کو تو ایک گولی بھی چلانے کی اجازت نہیں۔ پھر ان کے پاس اسلحہ بھی اتنا ہلکا ہے کہ جارح سربوں کے جدید اسلحہ کا مقابلہ ان سے ممکن نہیں۔ پھر نیٹو کے طیاروں نے بھی ایک دو معمولی سے حملے کئے۔

آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ سربوں نے سربرینکا پر قبضہ کر لیا۔ اقوام متحدہ کے فوجی منہ دیکھتے رہ گئے اور ہزاروں مسلمان بوسنین پر قیامت گذر گئی۔ قبضہ سے قبل کئی دن تک قصبے پر سربوں کی طرف سے بھاری بمباری کی جاتی رہی۔

سربوں کے قبضے کے پیش نظر ۲۵ ہزار مسلمان محفوظ علاقوں (بوسنین افواج کے زیر قبضہ علاقوں) کی طرف دوڑ پڑے۔ اس سے پہلے ۳۰ ہزار بوسنین مسلمان مختلف علاقوں سے بے گھر ہو کر سربرینکا میں پناہ حاصل کئے ہوئے تھے۔ ان بدنصیبوں کو ایک بار پھر بے گھر ہونا پڑا۔ اس وقت یہ شہر اجڑا ہوا اور ویران ہے گویا بھوتوں کا مسکن ہو۔

یہ شہر پہلے ہی اقوام متحدہ کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت تھا کیونکہ سرب علاقوں سے گھرا ہونے کی وجہ سے یہاں پہلے ہی کھانے اور خوراک کی سپلائی ناکافی تھی اور یہاں کے لوگ پہلے ہی نیم فاقہ کشی کی زندگی گذار رہے تھے۔ اب جبکہ یہ لوگ سربوں کے رحم وکرم پر ہوں گے پھر ان کا کیا حشر ہو گا۔ یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

سربرینکا کا سقوط اقوام متحدہ یورپین یونین اور نیٹو کے منہ پر ایک ایسا زوردار طمانچہ ہے کہ اگر یہ اسے محسوس کرنے والے ہوں تو شرم سے ڈوب مریں۔ پانچ بڑے ملک جن میں امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی شامل ہیں۔ ڈیڑھ سال کے لگ بھگ عرصے سے بوسنیا کے بارے میں امن فارمولے پیش کر رہے ہیں مگر مٹھی بھر سرب مسلسل انکار کرتے اور مسلمان بوسنین پر دست ظلم دراز کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ طاقتیں ہیں کہ ان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کیا اس لئے کہ یہ مسلمانوں کی حمایت کا معاملہ ہے؟

حالیہ حملہ میں اقوام متحدہ کی امن فوج کے سپاہیوں کو ایک بار پھر سربوں نے گرفتار کر کے یرغمال بنا لیا ہے۔ ان کی تعداد ۴۲ بتائی گئی ہے۔ عالمی برادری حیرانی سے دیکھ رہی ہے کہ اقوام متحدہ کے عیسائی جنرل سیکرٹری مسٹر بطروس غالی پھر بھی بڑے اطمینان سے کہتے ہیں کہ بوسنیا میں سے اقوام متحدہ کی فوج واپس نہیں بلائی جائے گی۔ اگر اس فوج کو واپس نہیں بلانا تو پھر ان کو اسلحہ دیا جائے اور کم از کم اپنے دفاع میں تو گولی چلانے کی اجازت دی جائے۔ یہ عجیب فوج ہے جس کے پاس نہ تو موزوں اسلحہ ہے اور نہ گولی چلانے کا اختیار ہے۔ اس کے پاس اگر اختیار ہے تو صرف اور صرف گرفتار ہو جانے کا اور اس کے بعد ہتھکڑیوں میں بندھ کر دنیا بھر کے ٹی وی سٹیشنوں پر دکھائے جانے کا۔

کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ بوسنیا پر سے اسلحہ کی فراہمی کی پابندی ختم کی جائے تاکہ اگر اقوام متحدہ یورپین یونین اور نیٹو ایسے بڑے بڑے ادارے مل کر بوسنیا کے مظلوموں کا دفاع نہیں کر سکتے تو یہ خود تو اپنا دفاع کرنے کے قابل ہو سکیں۔

○○○

The Thread of Thought

The more I think
The more my soul begins to sink
In the deeper depth of oceanic time
Where the deafening bells chime
With the sounds of different kinds
And there my conscience finds
That the broken shells of deeds
Are like weeds
In a grown up golden crop
What a failure and a flop
I break the thread of thought
Lest I may be caught
In the flurry and the fury of the waves
I know there is none who saves
I hasten for a hurried retreat
And on my return I meet
A sorrowful state of mind
For, I cannot find
The linking end of my thread
What a horror and a dread.

خیال کا دھاگہ

جتنا میں زیادہ سوچتا ہوں
اتنی ہی زیادہ میری روح سمندروں جیسے وقت کی
گہرائیوں میں ڈوبتی چلی جاتی ہے
جہاں بہرا کر دینے والی گھنٹیاں بجتی ہیں
اور یہ گھنٹیاں مختلف اقسام کی ہیں
وہاں میرا ضمیر دیکھتا ہے
کہ میرے اعمال کی ٹوٹی ہوئی سیپیاں جڑی
بوٹیوں کی طرح ہیں
جو ایک سنہری فصل کے درمیان اگ آتی ہیں
یہ کتنی بڑی ناکامی ہے
میں اپنے خیال کے دھاگے کو توڑ دیتا ہوں
ایسا نہ ہو کہ میں تند و تیز لہروں میں پھنس جاؤں
مجھے معلوم ہے کہ وہاں مجھے کوئی نہیں بچائے گا
میں جلد جلد واپس لوٹنے کی کوشش کرتا ہوں
اور واپس آ کر میں دیکھتا ہوں
کہ میرا دل افسردہ ہے
کیونکہ وہاں مجھے اپنے دھاگے کے جڑنے کی کوئی
صورت نظر نہیں آتی
یہ کتنی خوفناک اور خطرناک بات ہے

لیڈز میں نوجوانوں کی بدنظمی

لیڈز جو انگلستان میں شمال مشرقی علاقے کا ایک صنعتی شہر ہے میں پولیس نے تین مکانوں پر چھاپہ مار کر کچھ چرایا ہوا مال اور اسلحہ قبضہ میں لے لیا جس وقت یہ کارروائی کی گئی اس وقت تو وہاں کے نوجوان کلبوں میں بیٹھے عیش و عشرت میں مصروف تھے لیکن جب گیارہ بجے رات یہ کلبیں بند ہوئیں تو ان نوجوانوں نے سڑکوں پر آ کر پتھر اور بوتلیں پھینک کر گھروں کے دروازوں کے شیشے توڑ دئے اور بعض کاروں کو آگ بھی لگا دی۔ پولیس نے انہیں منتشر کرنے کی کوشش تو کی لیکن ان میں سے کسی کو گرفتار نہیں کیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس سارے واقعہ میں ایک نوجوان زخمی ہوا۔ جب آگ بجھانے کا عملہ گاڑیوں کو لگی ہوئی آگ بجھانے میں مصروف تھا تو فسادیوں نے ان پر بھی پتھر پھینکے۔ اس واقعہ پر مزید ایک سو پولیس کی نفری بلالی گئی لیکن قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان نوجوانوں میں سے کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ اور جب وہ منتشر ہو گئے تو سمجھ لیا گیا کہ بات ختم ہو گئی۔

○○○

سیاحوں کا اغوا

وزیر مملکت برائے قانون اور انصاف میاں رضا ربانی نے منگل کے روز سینٹ کو یقین دلایا کہ حکومت مقبوضہ کشمیر کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے اور وہاں کے باشندوں کی اخلاقی مدد کے لئے ہر قسم کی سفارتی کوششیں بروئے کار لائے گی۔ وزیر موصوف ایک پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق تقریر کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر مقبوضہ کشمیر میں اغوا کئے جانے والے چار سیاحوں کا بھی ذکر آیا۔ مسٹر ربانی نے کہا کہ کشمیر کے متعلق یہاں دو رائیں نہیں ہیں سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ کشمیریوں کو حق خودارادیت ملنا چاہئے اور ان کا معاملہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جانا چاہئے۔ سینٹ میں ایک شخص نے کہا کہ جن لوگوں نے سیاحوں کو اغوا کیا ہے ہو سکتا ہے وہ دنیا کو یہ بتانا چاہیں کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے۔ یعنی ان کے توجہ اپنی حالت کی طرف مبذول کروانے کے لئے انہوں نے ان سیاحوں کو اغوا کیا ہو۔

○○○

مسلم لیگوں کا اتحاد

حامد ناصر چٹھہ جو مسلم لیگ جونیجو گروپ کے صدر ہیں نے اپنے اراکین سے کہا ہے کہ وہ ملک کی سالمیت اور استحکام کے لئے اس بات کی کوشش کریں کہ مسلم لیگ کے دونوں دھڑے اکٹھے ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ البتہ ان دونوں دھڑوں کے اکٹھا ہونے کا مطلب پاکستان کی سالمیت ہونی چاہئے نہ کہ کسی ایک شخص کی صنعتی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب ابن مکرم میاں عبدالعزیز صاحب آف چک نمبر 276۔ ر۔ب آف گھوکھوال عرصہ ڈیڑھ ماہ سے جگر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔احباب ان کے لئے دعا کریں۔

○ مکرمہ راضیہ کنول صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب عامر دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ شوگر کی وجہ سے علیل ہیں۔پہلے سے افاقہ ہے۔احباب ان کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ملک عطاء الحق صاحب ابن محترم حکیم ظفرالدین احمد صاحب (وفات یافتہ) آف شیخوپورہ کے دل کا آپریشن اکرم کامپلیکس لاہور میں 7، 8 جولائی کی درمیانی شب ہوا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے اور اب موصوف رو بصحت ہیں قارئین الفضل سے ان کی کامل شفاء یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت معلمین

○ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کو ایسے انصار اصحاب کی بطور معلم ضرورت ہے جو میٹرک پاس اور کلام پاک کا ترجمہ جانتے ہوں اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست بھجوائی جائے۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

اعلان داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے میٹرک کا رزلٹ آچکا ہے۔اور نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر میں داخلہ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈیول کے مطابق ہو گا۔نصرت جہاں انٹر کالج بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد اور محکمہ تعلیم پنجاب سے منظور شدہ ہے۔

ہمارا پہلا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سو فیصد تھا اس سال پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ، میتھ سٹیٹ اور اکنامکس کے مضامین پڑھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔داخلہ کے خواہش مند طلباء فوری دفتر نصرت جہاں انٹر کالج سے پراسپکٹس اور داخلہ فارم حاصل کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ربوہ)

اعلان داخلہ

○ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے انٹرن شپ اور ریزیڈنسی پروگرامز میں داخلہ کے لئے میڈیکل گریجوایٹس سے درخواستیں طلب کی ہیں۔

انٹرن شپ پروگرام:۔انٹرن شپ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت گزشتہ دو سال میں M.B.B.S کیا ہوا لازمی ہے۔نیز M.B.B.S کے تمام پروفیشنل امتحانات میں اوسطاً 58% نمبر حاصل کئے ہوں۔اسی طرح داخلہ کے لئے ایک ملٹی چوائس امتحان ہو گا۔پاس کرنے والے امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔

ریزیڈنسی پروگرامز:۔ 3، 4 اور 5 سالہ پروگرامز میں داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم M.B.B.S (اس کے علاوہ بعض اور شرائط بھی ہیں) دوران کورس گزارہ الاؤنس دیا جائے گا۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 3۔اگست 95ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "DAWN" 95-7-14 صفحہ نمبر 5 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 21-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
کبابیر سے پروگرام (عربی)
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر8 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-20 خطبہ۔لائیو۔از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-40 ملاقات۔اردو بولنے والے احباب۔(21-7-95)
7-45 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

ہفتہ 22-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع منعقدہ اسلام آباد-یو-کے-
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 چلڈرنز کارنر۔حضرت صاحب سے ملاقات (22-7-95)
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام
7-45 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اتوار 23-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث بمعہ انگریزی ترجمہ
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
منعقدہ اسلام آباد-یوکے-حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ملاقات- انگریز نمائندگان سے (23-7-95)
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
اے لیٹر فرام لندن- از امیر صاحب برطانیہ
7-35 نظم
8-45 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

سوموار 24-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر9 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 نیچرل کیور
ہومیو پیتھی کلاس نمبر 98
7-05 نظم
7-10 دلبر مرا یہی ہے۔از مکرم چوہدری ہادی علی صاحب
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام-قسط نمبر 16
8-00 قصیدہ
8-10 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

منگل 25-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی۔صلی اللہ علیہ وسلم
4-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر9 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب۔لجنہ اماء اللہ کی پہلی ۱۴ خواتین کا تعارف۔حضرت محمودہ بیگم صاحبہ
6-00 "نیچرل کیور" ہومیو پیتھی کلاس نمبر 99
7-00 نظم
7-05 کھانے پکانے کا سبق۔المائدہ
7-30 نظم
7-35 کینیڈا اسپیکس۔ٹیک ٹاک
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بقیہ صفحہ ۱ کالم 3

اللہ) کا جوش ہو۔وہ جوش جو لڑائی کو دیکھ کر اور مباحثات میں پیدا ہوتا ہے وہ سچا جوش نہیں ہوتا۔اگر یہی سچا جوش ہے تو وہ غنڈوں میں بھی موجود ہے۔اب کیا تمام غیرت (دینی) ان غنڈوں میں ہی آگئی ہیں۔صرف ایک خاص وقت میں ان کے جوش کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی طبائع کمزور ہوتی ہیں۔اس وقت ان کا بگڑنا اور لڑنا غیرت (دینی) پر دلالت نہیں کرتا۔بلکہ ان کے بدمعاش ہونے پر دلالت کرتا ہے۔سچا جوش وہ ہے جو ٹھنڈے وقت میں بھی ہو۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ دین حق کا سچا نمونہ بن کر دکھائے۔اور وہ اپنی غلطیوں سے دین حق کی ترقی کو پیچھے نہ ڈالنے والے ہوں۔

(از خطبہ ۱۹۔نومبر ۱۹۲۹ء)

بقیہ صفحہ ۱ کالم 4

فیصل آباد

۲۰۔مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب لاہور

مورخہ ۱۶۔جون ۱۹۹۵ء

۱۔محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

۲۔مکرم چوہدری ناظر علی خان صاحب والد محترم خلیل احمد صاحب مبشر (امیر سیرالیون)

۳۔مکرم مولوی صالح محمد صاحب

۴۔مکرمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب گلکار

۵۔مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی مظفر احمد صاحب آف منڈی بہاؤالدین

۶۔مکرمہ شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر کریم اللہ صاحب ضلع بہاولنگر

۷۔مکرم مشتاق احمد صاحب (داماد حبیب اللہ خان صاحب سابق پروفیسر۔ربوہ)

۸۔مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت مرزا عبدالغنی صاحب سابق محاسب صدر انجمن قادیان

۹۔مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب والد صاحب صادق محمد صاحب طاہر۔آف خوشاب

۱۰۔مکرمہ ام الکرامہ صاحبہ لندن

۱۱۔مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ اہلیہ مجید احمد خان صاحب۔ربوہ

۱۲۔مکرم عزیز احمد صاحب (ہم زلف کیپٹن سجاد حسین صاحب) آف کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان بات چیت میں ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے قائد مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ مذاکرات میں حکومت پر بین الاقوامی دباؤ ہے۔ امریکہ اور عالمی تنظیمیں اس دباؤ کی پشت پر ہیں۔ انہوں نے کہا فوج یا صدر کی طرف سے ہم پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔ ایم کیو ایم کو مشتعل کرکے مذاکرات کے دروازے بند کرنے کی سازش کامیاب نہیں ہو گی؟ بات چیت کے دروازے بند ہو جائیں تو تشدد کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نیا ضلع یا نیا ڈویژن بنا سکتی ہے تو نیا صوبہ بھی بن سکتا ہے۔ ہم دنیا کو دکھا دینا چاہتے ہیں کہ مذاکرات کا دروازہ ہم بند نہیں کریں گے۔

○ کراچی میں ہونے والے حکومت ایم کیو ایم مذاکرات میں کراچی میں امن پہلی ترجیح بن گیا ہے۔ حکومت اور ایم کیو ایم کے ایجنڈے سے زیادہ کراچی کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا اور اس پر اتفاق رائے ہوا کہ کراچی میں امن قائم کیا جائے۔ شرکاء نے اس پر بھی اتفاق کیا کہ غلط فہمیاں پیدا کرنے والے بیانات نہ دیئے جائیں۔

○ ایم کیو ایم حکومت مذاکرات کا تیسرا دور اچھے ماحول میں ختم ہوا۔ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا کہ انسانی حقوق کی کسی تنظیم کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی مطالبات پورے ہونے تک ہم مطمئن نہیں ہوں گے۔ آئندہ سوموار کو کراچی کے گورنر ہاؤس میں ہی مذاکرات کا نیا دور شروع ہو گا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ اب تک حکومت ایم کیو ایم مذاکرات کو بامقصد نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم ابھی تک تعطل پیدا نہیں ہوا اگرچہ تازہ سیشن میں کوئی پیش رفت بھی نہیں ہوئی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قتل و غارت جاری رہی تو مذاکرات کے باوجود گرینڈ آپریشن ہو گا۔ رینجرز تیار رہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کراچی میں امن کو یقینی بنا دے تو ہم اپنے 21 نکات میں ردوبدل کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے ایوان وزیراعظم میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں کہا کہ دہشت گردی حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے کی جارہی ہے۔

○ کراچی میں فائرنگ اور تشدد سے مزید 6- افراد ہلاک اور 3- زخمی ہو گئے۔ ایک 17 سالہ مقتول کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے تھے۔ بوری میں بند ایک لاش بھی ملی جس پر تشدد کیا گیا تھا۔ مرنے والوں میں سے 4 کو اغوا کرکے پھر قتل کیا گیا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے مطالبہ کیا ہے کہ دہشت گردوں سے ہتھیار واپس لئے جائیں انہوں نے کہا کہ اگر حکومت مذاکرات میں مخلص ہے تو مہاجروں کی نسل کشی بند کرے انہوں نے الزام لگایا کہ ذاتی دشمنی کی بناء پر دو افراد کی ہلاکت کو لسانی رنگ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سرکاری سرپرستی میں الفلاح کے علاقے اینا باد میں مہاجروں کے گھروں کو لوٹا گیا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ امریکہ میں ثقافتی شو پر 28 کروڑ نہیں بلکہ 28 لاکھ خرچ ہوئے۔ نواز شریف حکومت پر تنقید کریں مگر سفید جھوٹ تو نہ بولیں انہوں نے کہا کہ اس ثقافتی شو کا مقصد تجارتی فوائد کا حصول تھا۔

○ بھارتی حکومت اغوا شدہ یورپی اور امریکی سیاحوں کے بدلے میں حرکت الانصار کے کمانڈر کو رہا کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے۔ اغوا کرنے والوں نے اپنے آخری الٹی میٹم میں توسیع کر دی ہے۔ الفاران کی دھمکی پر سرچ آپریشن بھی روک دیا گیا۔ خیال ہے کہ حکومت حریت پسندوں کے 21 ساتھی رہا کرنے پر آمادہ ہو جائے گی۔

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے پاور شیئرنگ فارمولے پر وزیراعظم اور گورنر نے کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ میری پارٹی میں کوئی باغی نہیں اختلافات کی خبروں میں ۹۰ فیصد قیاس آرائیاں اور ۱۰ فیصد سچ ہوتا ہے۔ معاملہ اتنا نازک نہیں جتنا اخبارات بیان کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شرکت اقتدار کے فارمولے میں ہم کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں محسوس کرتے۔

○ سری لنکا میں بدامنی کی وجہ سے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کا سری لنکا کا دورہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

○ امریکہ میں گرمی سے ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد 102 ہو گئی ہے۔ لاکھوں ڈالر مالیت کی فصلیں تباہ اور جانور ہلاک ہو گئے۔

○ پنجاب میں تمام دریا اپنے ہیڈورکس پر معمول کے مطابق بہہ رہے ہیں۔ سندھ میں چشمہ کے مقام پر درمیانے درجے کا۔ اور کالا باغ تونسہ کے مقام نچلے درجہ کا سیلاب ہے۔

○ وزیر صحت پنجاب رانا اکرام ربانی نے کہا ہے کہ ابھی پی ڈی ایف کے بریک ڈاؤن کا مرحلہ نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کام نہ ہوں تو اختلاف اور لڑائی فطرتی بات ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ 18- جولائی کو اسلام آباد میں پی ڈی ایف کے اجلاس میں سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں جس صورت حال کا سامنا ہے اس کا سامنا ہمارے اتحادیوں کو نہیں ہے۔

○ صادق آباد میں دھمکا کالونی میں سینکڑوں افراد نے ڈنڈوں سے پولیس پر حملہ کرکے زیر حراست ملزم چھڑائے۔ مسجد سے اعلان ہوا کہ پولیس آگئی ہے اور لوگوں کو گرفتار کر رہی ہے اس پر سینکڑوں افراد جن میں عورتیں بھی شامل تھیں ڈنڈے لے کر پولیس پر ٹوٹ پڑے۔

○ 95-1994ء میں شہریوں نے 61 ارب روپے اور جاگیرداروں نے صرف ۲۵ لاکھ روپے ٹیکس دیا۔ اس سال شہری علاقوں کے ٹیکس کی وصولی میں 41% اضافہ ہوا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ میں پاکستان کے موجودہ تعلیمی نظام سے مطمئن نہیں ہوں۔ ایسی تعلیم ہونی چاہئے جس کی ملک کے اقتصادی شعبے کو ضرورت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم ایک ماہ کے اندر ایسا نظام لائیں گے جو عوام کے لئے ایک نیا رخ اختیار کرے گا۔

○ لاہور میں عمران خان کا ولیمہ یکم اگست کو ہو گا۔

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں ایک اور مسجد شہید کر دی ہے بڈگام میں جامع مسجد داتھورہ کے علاوہ بارودی دھماکے سے ارد گرد کی کئی دکانیں بھی تباہ ہو گئیں۔ مقبول آباد میں بھارتی فوج نے اسلامیہ کالج اور سکول کو بھی دھماکے سے تباہ کر دیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے رہنما چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کی لڑائی میں غیر جانبدار رہے گی۔ دونوں جماعتیں انتقامی سیاست کی ماہر ہیں۔

○ آئی ایس آئی کے سربراہ کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

خورشید ہیئر آئل

اب اپنی لیبارٹری میں کشید کردہ ۱۰۰% خالص روغن سرسوں، روغن بادام، روغن کدو اور روغن خشخاش کے ساتھ۔
خشکی سکری دور کرتا ہے۔ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بہترین ٹانک ہے۔ بذریعہ ڈاک بھی منگوایا جا سکتا ہے۔ قیمت 60/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ہائی کوالٹی ڈش

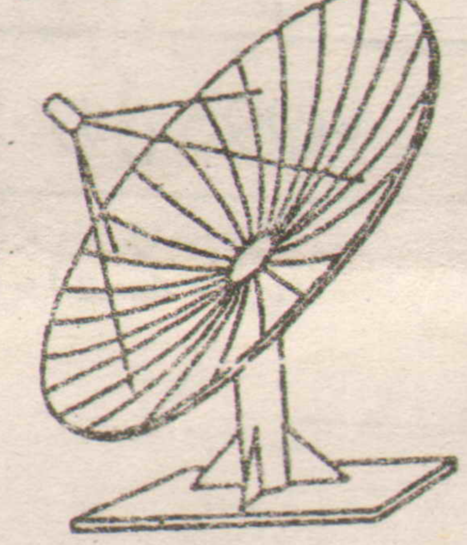

گارنٹی شدہ

اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹریل ڈش انٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

	قیمت	
DIGESTIN TABS.	18/-	☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں۔ منفلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے
APPETIZER CAPS.	18/-	☆ قدرتی بھوک کو پیدا کرنے اکو جزو بدن بنانے کے لئے
COLIC CURE	20/-	☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد
FLATULENCE CURE.	20/-	☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار، اپھارہ
HEART BURN CURE	20/-	☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن
JAUNDICE CURE	20/-	☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی
STOMACH ULCER CURE	20/-	☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیور یٹو انٹرنیشنل۔ ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

پیسہ